

میرے دن اور رات تیری دوزلفوں کی طرح یکساں سیاہ ہیں۔
 ظاہر ہے کہ دونوں مصنوع یقیناً سیاہ لفظی کے ہیں، لیکن دونوں میں
 حقیقت کوئی یکسانی نہیں، نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دوسرا پہلے سے ماخوذ ہے۔ عرفی
 کہتا ہے کہ سورج کے روشن ہونے کی مجھے خبر بھی نہیں ہوتی، کیونکہ میرے دن
 اور رات یکساں سیاہ ہیں، جس طرح تیری زلفیں سیاہ ہیں۔ غالب کہتا ہے 'میرا
 دن اتنا تاریک ہے کہ اس کے مقابلے میں رات، دن معلوم ہوتی ہے۔'
 سیاہ لفظی کے اور بھی بہت سے مصنوع کہے گئے، مثلاً میرزا غالب:

نومیدی ماگردش ایام ندارد

روزے کہ سیہ شد، سحر و شام ندارد

ہماری مایوسی میں دن رات کی گردش ناپید ہے۔ جو دن تاریک ہو جائے،
 اس کی صبح و شام کیا ہو سکتی ہے؟ یا

گشت در تاریکی روزم نہاں

کو چراغے تا بجویم شام را

میری شام دن کی تاریکی میں چھپ گئی۔ چراغ کہاں ہے تاکہ میں اسے
 ڈھونڈوں۔

جو ہر طبعم درخشان است بیک

روزم اندر ابر پنہاں می رود

میری طبیعت کے جو ہر یقیناً درخشان ہیں، لیکن میرا دن تاریک گھٹاؤں
 میں چھپا ہوا گزر رہا ہے۔

۴۔ تشریح: جب محبوب ہماری بات ہی نہ پوچھے تو ہمیں اس سے
 کیا امید ہو سکتی ہے اور اس کے دل میں ہمارے لیے قدر و منزلت کی کون
 سی گنجائش رہ جاتی ہے؟